101310 ـ لڑكى كا والد اور بھائى نماز ادا نہ كريں تو چھوٹا بھائى اس كى شادى كر دے ؟

سوال

ميں فرانس كى ايك لڑكى سے شادى كرنا چاہتا ہوں ليكن ميں خود كينڈا ميں رہتا ہوں، مشكل يہ درپيش ہے كہ اس كے ولى يعنى باپ اور بھائى بالكل نماز ادا نہيں كرتے، اس ليے اسے تنگى اور مشكل سے بچانے كے ليے كيا كيا جائے، اس كا صرف ايك بھائى نماز تو ادا كرتا ہے ليكن وہ اس سے چھوٹا بھى ہے اور بروقت نماز ادا نہيں كرتا، مجھے كيا كرنا چاہيے برائے مہربانى معلومات فراہم كريں، ميرے خيال ميں لڑكى تو اپنے دين پر بہت عمل پيدا ہے اور نيك و صالح بھى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

نكاح صحيح ہونے كے ليے شرط ہے كہ عورت كا ولى يا اس كى جانب سے مقرر كردہ وكيل عقد نكاح كے امور سرانجام دے كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ولى كے بغير نكاح نہيں ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2085) سنن ترمذى حديث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1881) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں سے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھى اپنے والى كى اجازت كے بغير نكاح اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے اور اگر جھگڑا كريں تو جس كا ولى نہ ہو اس كا حاكم ولى ہے "

مسند احمد حديث نمبر (24417) سنن ابو داود حديث نمبر (2083) سنن ترمذى حديث نمبر (1102) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (2709) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

دوم:

اگر عورت مسلمان ہو تو علماء کا اجماع ہے کہ اس کے ولی کا مسلمان ہونا شرط ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" کافر شخص کو مسلمان عورت پر کسی بھی حالت میں ولایت حاصل نہیں، اس پر علماء کا اجماع ہے جن میں امام مالك اور امام شافعی اور ابو عبید اور اصحاب الرائے شامل ہیں.

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہم نے جس سے بھی علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 377).

سوم:

اگر تو نماز کا انکار کرتے ہوئے نماز چھوڑے تو بالاجماع کافر ہے، اور اگر سستی و کاہلی کی بنا پر ترك کرتا ہے تو اس کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور راجح یہی ہے جس پر کتاب و سنت اور صحابہ کرام کے اقوال دلالت کرتے ہیں کہ وہ کافر ہے.

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (5208) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر جو بےنماز ہے اس کا کسی مسلمان عورت کا نکاح میں ولی بننا جائز نہیں.

اس لیے یہ ولایت اس سے منتقل ہو کر اس کے بعد والے ولی یعنی دادا کو مل جائیگی اور اگر دادا نہ ہو یا پھر وہ بھی ولایت کے لیے صحیح نہ ہو تو عورت کے سگے بھائي ولی ہونگے اور اگر ان میں سے چھوٹا نمازی ہو اور وہ بالغ ہو تو وہ ولی بنے گا، وگرنہ ولایت اس کے بعد والے ولی میں منتقل ہو جائیگی یعنی بھائی کے بیٹوں اور پھر چچا اور پھر ان کے بیٹوں اور پھر شرعی قاضی اگر ہو "

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (48992) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس مسئلہ میں حرج ختم کرنے کے لیے ممکن ہے کہ اس کا بھائی اس کا نکاح میں ولی بنے یا پھر وہ جس کا ولی بننا صحیح ہے - جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے - اور یہ نکاح دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ہو، تو یہ نکاح صحیح ہو گا.

لیکن اس عورت کے والد کا نکاح میں ولی بن کر نکاح کرنا صحیح نہ ہوگا، اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس کے ساتھ ہی کرے تا کہ مشکل ختم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے نماز کی پابندی کرنے کی دعوت دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب کرے اور صحیح راہ کی راہنمائی کرے.

واللہ اعلم .